ہفتہ | 6-جون 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
# الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

ہفتہ 6 جون 1998ء 10 صفر المظفر 1419 ہجری 6 احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 119

## اتفاق و اتحاد سے رہو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتیں پسند کرتا ہے اور تین باتیں ناپسند۔ اسے پسند ہے کہ تم اس کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اتفاق و اتحاد سے رہو۔ اور تفرقہ بازی اختیار نہ کرو۔ اور اسے ناپسند ہے قیل و قال یعنی حجت بازی، کثرت سوال اور مال ضائع کرنا اور اسکا بے جا خرچ کرنا۔

(مسلم کتاب الاقضیہ باب النھی عن کثرۃ المسائل)

# ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے (-) یہی تعلیم دی تھی۔ کہ تم وجود واحد رکھو، ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جُڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو۔ تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو، تو فرشتہ کی تو منظور ہی ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی (یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی) یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 336)

## تابکاری سے بچنے کا نسخہ

○ حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ جمعہ میں تابکاری کے بداثرات سے بچنے کے لئے ہومیو پیتھی علاج تجویز فرمایا ہے۔ اور تاکید فرمائی ہے کہ یہ نسخہ ابھی سے استعمال کرنا شروع کر دیں۔ فھو الشافی۔

نمبر1 Radium Bromide CM

نمبر2 Carcinosin CM

ایک ہفتہ نمبر1 کی ایک خوراک ایک دفعہ کھائیں اور دوسرے ہفتہ نمبر2 کی ایک خوراک ایک دفعہ کھائیں اور چند مہینے تک جاری رکھیں، کیونکہ تابکاری کے اثرات آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس دوا کا نقصان بھی کوئی نہیں۔ علاوہ ازیں پاکستان میں تمام لوگوں کیلئے افادہ عام کے لئے یہ نسخہ عام کریں۔ (ناظر امور عامہ)

## تغیر پیدا کرنے کا طریق

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جب تک تم اپنے اندر تبدیلی پیدا نہیں کرتے۔ جب تک تم اپنے اعمال سے یہ بتا نہیں دیتے کہ اب تم وہ نہیں رہے جو پہلے ہوا کرتے تھے۔ بلکہ تم تمام محنت کرنے والوں سے بڑھ کر محنت کرنے والے اور تمام قربانی کرنے والوں سے بڑھ کر قربانی کرنے والے ہو۔ تم زمین کے نہیں بلکہ آسمان کی مخلوق ہو۔ اس وقت تک تم دنیا میں کوئی تغیر پیدا نہیں کر سکتے۔"

(مشعل راہ صفحہ 870)

## قومی ترقی اتفاق کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دنیا میں نہایت اہم اور ضروری باتوں میں سے اتحاد و اتفاق و اجتماع کا خیال ہے، لیکن باوجود اس کے کہ جس طرح فساد و افتراق کے نقصانات ظاہر ہیں اور کسی چیز کے شاید نہیں۔ اور باوجود اس کے کہ اتفاق و اتحاد کے فوائد بیّن اور ظاہر ہیں شاید ہی کسی اور چیز کے ہوں گے۔ مگر پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ان کھلی کھلی باتوں اور بیّن علامات کے ہوتے ہوئے اتفاق کو حاصل کرنے اور فساد کو ترک کرنے کی لوگ کوشش نہیں کرتے۔

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ قوموں نے اتفاق کے ذریعہ ہی ترقی حاصل کی ہے اور وہ جماعتیں جو گو مالدار ہوں۔ اور کثرت افراد کے لحاظ سے بھی بہت زیادہ ہوں۔ وہ تفرقہ اور نفاق کی وجہ سے ان چھوٹی چھوٹی جماعتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ جن میں جتھا اور اجتماع اور اتفاق و اتحاد پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن جماعتوں نے ایک جان ہو کر پورے اتفاق و اتحاد سے اپنے سے بڑی بڑی طاقتوں اور جماعتوں کا مقابلہ کیا ہے وہ ضرور کامیاب ہوئی ہیں۔ اور کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکا۔

اس سے اتفاق کے فوائد اور فساد کے نقصانات ظاہر ہیں۔ لیکن لوگ باوجود اس کے اتفاق کے حاصل کرنے کی بہت کم کوشش کرتے ہیں اور بہت چھوٹے چھوٹے شخصی فوائد کے مقابلہ میں قومی فوائد کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ جو بہت ہی حیرت کی بات ہے وہ بات جو پوشیدہ ہو اور اس کے نتائج ظاہر نہ ہوں۔ اگر اس میں اختلاف کیا جائے یا اس کے حاصل کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ تو انسان کو مجبور کہا جا سکتا ہے، لیکن جو اس قدر ظاہر ہو اور مشاہدہ میں آتی ہو۔ اس میں ایسی سستی اور اس سے اتنی لاپرواہی بہت ہی تعجب انگیز ہے۔

مثلاً اللہ تعالیٰ کا انکار ایک مذہبی معاملہ ہے اور اس کا اقرار دلائل چاہتا ہے کہ اگر اللہ ہے تو اس کے ہونے کے کیا دلائل ہیں۔ مگر بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں جو قلوب سے متعلق اور قوانین نیچر کی مبرہن ہوتی ہیں اور انہیں میں سے ایک اتفاق ہے۔ اس کے متعلق خواہ دہریوں سے پوچھو یا ہندوؤں سے۔ خواہ برہموؤں سے پوچھو یا پارسیوں سے۔ سکھوں سے پوچھو یا بدھوں سے۔ غرض دنیا کی کسی قوم سے پوچھو یہی جواب ملے گا کہ اتفاق و اتحاد ہی مفید اور فائدہ بخش چیز ہے۔ پس تمام لوگ اس کی ضرورت کو تسلیم کریں گے۔

ہاں بعض افراد ہوں گے جو بحیثیت جماعت نہیں بلکہ انفرادی طور پر اتفاق و اتحاد پر فساد و فتنہ کو ترجیح دیں گے، لیکن یہ وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو اپنے ذاتی فوائد کو جماعت کے فوائد پر مقدم سمجھتے ہیں۔ ان کو چھوڑ کر باقی تمام دنیا کا عمومیت کے ساتھ اتفاق و اتحاد کی ضرورت اور فضیلت پر متفق ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اس کے فوائد بھی ظاہر ہیں۔ اور فساد و فتنہ کے نقصانات بھی ظاہر ہیں اور اگرچہ جس قدر خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت اور براہین صاف اور واضح ہیں ان کے مقابلہ میں ان کو کچھ نسبت نہیں۔ تاہم دنیا کی نظروں میں خدا کی ہستی کے بھی ایسے دلائل نہیں۔ جیسے اتفاق و اتحاد کے فوائد اور نااتفاقی و شقاق کے نقصانات ظاہر ہیں۔ کیونکہ یہ ایسی باتیں ہیں جن کو تمام دنیا کے لوگ مانتے ہیں۔ حالانکہ بہت لوگ ایسے ہیں جو خدا کی ہستی کے منکر ہیں۔ تو ان کو انسان اس طرح مانتے ہیں جس طرح دیگر قوانین نیچر مثلاً بھوک اور پیاس کو۔

(خطبات محمود جلد 6 ص 53-54)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وسیلۂ جنت

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہ جہان پوری کا کلام

اللہ کیا عجیب یہ نعمت نماز ہے
دنیا و دیں میں باعثِ راحت نماز ہے
حکمِ خدا یہ ہے کہ پڑھو مل کے پانچ وقت
افضل عبادتوں میں عبادت نماز ہے
پھر یہ بھی حکم ہے کہ جماعت کے ساتھ ہو
اس طرح اور جاذبِ رحمت نماز ہے
بہرِ نمازِ جمعہ یہ ہو اہتمامِ خاص
سب جان لیں کہ وجہِ مسرّت نماز ہے
لازم ہے ذوق و شوق برائے نمازِ عید
یہ مومنوں کی مظہرِ شوکت نماز ہے
جو ظلمتِ گناہ کو آنے نہ دے قریب
وہ نُورِ حق، وہ شمعِ ہدایت نماز ہے
بیمار کو مزہ نہیں ملتا طعام کا
دل صاف ہو تو موجبِ لذت نماز ہے
پھیلا ہوا ہے اس کا اثر دو جہان میں
جس کو نہیں زوال وہ دولت نماز ہے
اس کے سوا اب اور ذریعہ کوئی نہیں
قُربِ خدا کی ایک ہی صورت نماز ہے
صحت ہو یا مرض ہو حضر ہو کہ ہو سفر
مومن کی روح کے لئے فرحت نماز ہے
لازم ہے یہ ادا ہو خشوع و خضوع سے
بے شبہ اک وسیلۂِ جنت نماز ہے
جرم و سزا سے ہم کو بچاتی ہے روز و شب
فضلِ خدا سے دافعِ زحمت نماز ہے
ظاہر ہے اس سے دوستو رُتبہ نماز کا
آرامِ جانِ ختمِ رسالت نماز ہے

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

حضرت مصلح موعود کا ایک اہم ارشاد

# سوچنے اور غور کرنے کی عادت ڈالو

ایک نصیحت جس پر ابھی تک عمل نہیں کیا گیا۔ میں نے یہ کی تھی۔ کہ جب کوئی بات کی جائے۔ تو اس پر غور کرنا چاہئے۔ اور اسے پوری توجہ کے ساتھ سننا چاہئے۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ یہ بہت بڑا نقص ہے کہ ادھر ایک بات ختم ہوتی ہے اور ادھر فوراً سوال کر دیا جاتا ہے اس کے صاف معنے یہ ہوتے ہیں کہ جب پہلی بات بیان کی جارہی ہوتی ہے تو اس وقت وہ شخص اپنے دل میں سوال کو دہراتا رہتا ہے۔ اس کی توجہ اس امر کی طرف ہوتی ہی نہیں۔ کہ جو بات بیان کی جارہی ہے۔ اسے میں توجہ سے سنوں۔ بلکہ وہ اپنے سوال میں ہی محو ہوتا ہے۔ یہ طریق قابل اصلاح ہے۔ کسی کو کیا پتہ کہ اس کی اصلاح اور روحانی ترقی کے لئے کون سا وقت مقرر ہے۔ اور کب وہ وقت آنے والا ہے۔ جب اس کے کان میں کوئی ایسی بات پڑ جائے۔ جو اس کے اندر ایک تبدیلی پیدا کر دے۔ اگر کوئی شخص توجہ سے بات سنے گا۔ تو اس بات کا امکان ہو سکتا ہے کہ اس کی اصلاح کا وقت جلد آجائے۔ لیکن جب وہ اپنے خیالات میں ہی محو رہے گا تو نہ دینی باتوں کو توجہ سے سن سکے گا اور نہ اسکے دل میں خشیتہ اللہ پیدا ہوگی۔ کیونکہ خشیت روحانی باتوں کے ایک تسلسل کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے یونہی پیدا نہیں ہو جاتی۔ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الاول سے پڑھا کرتا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جو کچھ انہوں نے مجھے پڑھایا۔ اس سے مجھے بہت زیادہ اللہ تعالیٰ نے علم دیا۔ لیکن دراصل میں ان کے پڑھانے کا اصل فائدہ مندرجہ ذیل نصیحت ہی سمجھتا ہوں۔

حافظ روشن علی صاحب بہت سوالات کیا کرتے تھے۔ ایک دن ان کو دیکھ کر مجھے بھی جوش پیدا ہوا۔ اور میں نے بھی کوئی سوال کر دیا۔ آپ نے فرمایا خربوزے سے خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ تم نے بھی حافظ صاحب کو سوالات کرتے دیکھا۔ تو سمجھا کہ میں بھی سوال کر لوں۔ پھر فرمانے لگے میاں جو کچھ مجھے آتا ہے۔ وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔ تمہارے اعتراض کی وجہ سے میں کوئی پوشیدہ بات جو چھپا رکھی تھی وہ تو بتا نہ دوں گا۔ وہی بات جو میں ایک دفعہ کہہ چکا ہوں۔ اسی کو دوہراتا چلا جاؤں گا۔ کیونکہ وہی مجھے آتی ہے اور اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا پھر یہ بھی تو سوچو کہ میرا فرض نہیں کہ میں تمہیں سمجھاؤں۔ تمہارا اپنا فرض بھی تو ہے کہ سوچو اور غور کرو اور جب تمہارے دل میں کوئی سوال پیدا ہو تو اس کو حل کرنے کی کوشش کرو۔

اس کے بعد میں نے کبھی آپ سے کوئی سوال نہیں کیا۔ پھر میں نے خود سوچنے کی عادت ڈالی۔ اور اس سے مجھے بہت فائدہ حاصل ہوا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی شخص بھی سوال نہ کیا کرے ہر شخص میں قابلیت نہیں ہوتی۔ کہ وہ خود بخود غور کر کے سوال کو حل کر سکے۔ لیکن پھر بھی کوشش یہی ہونی چاہئے کہ انسان سوچنے کی عادت ڈالے۔ اور جو پہلو ذہن میں نہ آئیں۔ ان کو ذہن میں مستحضر کرنے اور ان کو وسیع کرنے کی کوشش کرے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اسمعوا پس بڑا کام انسان کا یہی ہونا چاہئے کہ وہ غور سے باتیں سنے۔ جب وہ سنتا ہے تو بیسیوں پہلو آپ ہی ذہن میں آجاتے ہیں حضرت مسیح موعود کی کتابیں بھی ایسی ہی ہیں۔ ان پر غور کر کے میں نے بہت بڑا فائدہ اٹھایا ہے۔ میں نے آج تک حضرت مسیح موعود کی کسی کتاب کو نہیں پڑھا۔ جس میں مجھے سینکڑوں نئے سے نئے معارف نظر نہ آئے ہوں۔ اگر کسی کتاب کو میں پڑھنا شروع کروں۔ تو ابھی ایک دو صفحے ہی میں پڑھتا ہوں کہ نئے سے نئے مضمون ان الفاظ سے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود کی کتب علوم دینیہ کا بیج ہیں۔ جن سے آپ ہی آپ کھیتیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ پس اگر انسان سوچے اور تدبر سے کام لے۔ تو چھوٹی بات سے بھی بڑے بڑے نتائج حاصل کر سکتا ہے۔

(الفضل 14 جون 1944ء)

## ستاری کا شیوہ اختیار کرو

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی فرماتے ہیں۔

"ایک عورت نے اندر سے کچھ چاول چرائے۔ چور کا دل نہیں ہوتا۔ اور اس لئے اس کے اعضاء میں غیر معمولی قسم کی بے تابی اور اس کا ادھر ادھر دیکھنا بھی خاص وضع کا ہوتا ہے۔ کسی دوسرے تیز نظر نے تاڑ لیا اور پکڑ لیا۔ شور پڑ گیا۔ اس کی بغل سے کوئی پندرہ سیر کی گٹھڑی چاولوں کی نکلی۔ ادھر سے ملامت اور ادھر سے پھٹکار ہو رہی تھی جو حضرت مسیح موعود کسی تقریب سے ادھر آنکلے۔ پوچھنے پر کسی نے واقعہ کہہ سنایا فرمایا محتاج ہے کچھ تھوڑے سے اسے دے دو اور فضیحت نہ کرو خدا تعالیٰ کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو۔

(سیرت حضرت مسیح موعود ص 56، 57)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ

# قرآن کریم کی روحانی تاثیرات

## کے ایمان افروز واقعات

قرآن کریم ایک حیرت انگیز اور انقلاب آفریں کلام ہے جس نے کفر، جہالت، برائی، بغض و عناد، تعصب اور کبر وغرور کے اندھے کنوؤں اور تاریک گڑھوں کی اتھاہ گہرائیوں میں پڑے لوگوں کو خدا نما قطب، غوث، ولی اور صوفی بنا کر زمینی سے آسمانی بنا دیا۔

اس مقدس کلام کی تاثیرات کا ذکر خدا تعالیٰ نے متعدد آیات میں بیان فرمایا ہے۔

فرماتا ہے جب ان کافروں پر ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو سچائی کے آنے کے بعد اس کا انکار کرتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا جادو ہے (سورۃ احقاف)

پھر فرمایا

اگر یہ قرآن کریم ہم کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تو اسے دیکھتا کہ وہ (ادب سے) جھک جاتا اور اللہ کے ڈر سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ (سورۃ الحشر)

خود آنحضرت ﷺ کے بارے میں بخاری کتاب التفسیر میں یہ واقعہ درج ہے کہ آپؐ نے حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے فرمائش کی کہ مجھے قرآن کریم سناؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ بھلا میں آپؐ کو کیا سناؤں آپؐ پر تو خود قرآن اترا ہے آپ نے فرمایا نہیں بات یہ ہے کہ مجھ کو قرآن دوسرے شخص سے سننا اچھا لگتا ہے۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے سورہ نساء پڑھنی شروع کی تھوڑی دیر بعد آپ نے فرمایا بس کر۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے اور اس قدر پھوٹ پھوٹ کر روتے کہ آس پاس کے تمام لوگ جمع ہو جاتے۔

(سیر الصحابہ جلد اول ص 92)

حضرت عمر فاروقؓ کے اسلام قبول کرنے کا باعث بھی یہی ہوا کہ آپ گھر سے آنحضرت ﷺ کے قتل کے ارادہ سے تلوار سونت کر نکلے رستہ میں نعیم بن عبداللہ ملے اور انہوں نے کہا عمر پہلے اپنے گھر کی خبر لو تمہاری بہن فاطمہ اور تمہارا بہنوئی دونوں مسلمان ہو گئے ہیں۔ آپ بہن کے گھر آئے اور بہنوئی اور بہن کو مارنا شروع کر دیا۔ بہن نے کہا عمر جو چاہو کر لو ہم اسلام کو نہیں چھوڑ سکتے۔ بہن کی حالت دیکھ کر دل نرم ہوا اور کہا کہ تم لوگ جو کچھ پڑھ رہے تھے مجھے بھی سناؤ۔ فاطمہ نے قرآن کے وہ اجزاء آپ کے سامنے رکھ دیئے۔ آپ نے اٹھا کر دیکھا سورۃ الحدید کی آیات تھیں جنہوں نے عمرؓ کو مسخر کر لیا۔

(سیر الصحابہ جلد اول ص 98، 99)

قرآن کریم کی روحانی تاثیرات نے حضرت عمر کے اندر ایک عظیم الشان حیرت انگیز انقلاب برپا کر دیا۔ سیرت ابن اسحاق میں سورہ طٰہٰ اور التکویر کے پڑھنے کا ذکر ہے آپ کے حالات مطبوعہ سیر صحابہ جلد 1 ص 156، 157 پر لکھا ہے کہ "نماز میں عموماً ایسی سورتیں پڑھتے جن میں قیامت کا ذکر یا خدا کی عظمت و جلال کا بیان ہوتا اور اس قدر متاثر ہوتے کہ روتے روتے ہچکی بندھ جاتی۔ حضرت عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں باوجودیکہ پچھلی صف میں رہتا تھا لیکن حضرت عمرؓ قرآن پڑھ کر اس زور سے روتے تھے کہ میں رونے کی آواز سنتا تھا۔

حضرت امام حسنؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نماز پڑھ رہے تھے جب سورہ طور کی آیت آٹھ پر پہنچے۔ تو بہت متاثر ہوئے اور روتے روتے آنکھیں سوج گئیں۔ حضرت عمر فاروقؓ بظاہر بہت سخت طبیعت تھے لیکن جب قرآن کریم کی کوئی آیت یا حصہ آپ کے سامنے پڑھا جاتا تو فوراً آپ کا دل نرم پڑ جاتا۔

حسانؓ بن ثابت، عامرؓ بن اکوع، طفیل بن عمروؓ اسود بن سریع، کعب بن زہیر اور عبداللہؓ بن رواحہ وغیرہ سب عرب کے مشہور شاعر تھے مگر قرآن مجید کے سامنے ان سب نے سر نیاز خم کیا۔

لبید عرب کا ایک مشہور شاعر اور سبع معلقہ کی بزم مشاعرہ کے ایک رکن تھے ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے آپ سے چند اشعار کی فرمائش کی تو انہوں نے جواب دیا "جب خدا نے مجھ کو بقرہ اور آل عمران سکھائی تو مجھے شعر کہنا زیبا نہیں"

(سیرت النبی از علامہ شبلی جلد سوم ص 289)

علامہ شبلی نے عرب کے بعض ادیبوں، شاعروں اور سرداروں کے متعدد واقعات کا ذکر کیا ہے جن کو قرآن کریم کی تاثیرات روحانیہ نے متاثر کیا اور بعض کو ایمان لانے پر مجبور کر دیا۔ لکھتے ہیں۔

"ضماد ازدی ایک صاحب تھے جو جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے، وہ یہ سن کر کہ محمدؐ (نعوذ باللہ) دیوانے ہو گئے ہیں، آپؐ کے علاج کے لئے آئے، آپ نے مختصر سی حمد اور کلمہ شہادت پڑھا، وہ سن کر متحیر رہ گئے، تین دفعہ پڑھوا کر سنا، پھر کہا کہ خدا کی قسم! میں نے کاہنوں کی بولی اور جادوگروں کے منتر اور شاعروں کے قصائد سنے ہیں لیکن تمہارا کلام کچھ اور ہی ہے۔ یہ تو سمندر تک میں اثر کر جائے گا۔" جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ابوجہل اور قریش کے دیگر اکابر جمع ہو کر مشورہ کرنے لگے کہ محمدؐ کی تحریک روز بروز زور پکڑتی جاتی ہے۔ کسی ایسے آدمی کو تلاش کرنا چاہئے جو جادو، کہانت اور شعر کہنا جانتا ہو تاکہ یہ معلوم ہو کہ یہ کیا ہے؟ قریش کے سردار عتبہ بن ربیعہ نے کہا کہ میں یہ سب کچھ جانتا ہوں، کہو تو میں جا کر دیکھوں۔ چنانچہ آستانہ نبوی میں آکر اس نے صلح کی کچھ شرائط پیش کیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے جواب میں سورہ حم سجدہ پڑھنی شروع کی، کچھ ہی آیتیں پڑھی تھیں کہ اس نے آپؐ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا کہ قرابت کا واسطہ بس کرو۔ واپس پھرا تو چند روز تک گھر سے باہر نہیں نکلا۔ ابوجہل نے جا کر کہا "کیوں عتبہ! محمدؐ کے یہاں کھانا کھا کر پھسل گئے۔" عتبہ نے کہا "تم جانتے ہو کہ میں سب سے زیادہ دولت مند ہوں، مجھ کو دولت کی طمع دامن گیر نہیں ہو سکتی، لیکن محمد نے میرے جواب میں جو کلام پیش کیا وہ نہ شعر تھا، نہ کہانت، نہ جادو، میں نے ایسا کلام کبھی نہیں سنا۔ انہوں نے جو کلام پڑھا اس میں عذاب الٰہی کی دھمکی تھی۔ میں نے ان کو قرابت کا واسطہ دیا کہ چپ ہو جائیں، میں ڈرا کہ تم پر عذاب نہ آجائے، لوگوں نے کہا محمدؐ نے اپنی زبان سے عتبہ پر جادو کر دیا۔

ولید بن مغیرہ قریش میں بڑا دولت مند اور صاحب اثر تھا، وہ ایک دفعہ آپؐ کی خدمت میں آیا اور فرمائش کی کچھ پڑھ کر سنایئے، آپؐ نے چند آیتیں پڑھیں، اس نے مکرر پڑھوا کر سنیں، آخر بے خود ہو کر بولا "خدا کی قسم! اس میں کچھ اور ہی شیرینی اور تازگی ہے۔ اس نخل کی شاخوں میں پھل اور اس کا تنا بھاری ہے، یہ کسی انسان کا کلام نہیں۔"

بنوذہل بن شیبان کے سردار مفروق کے سامنے آپؐ نے چند آیتیں پڑھیں تو گو وہ مسلمان نہ ہوا، مگر کلام الٰہی سے متاثر ہوا۔

نجاشی کے دربار میں حضرت جعفرؓ نے جب سورہ مریم کی تلاوت کی تو اس پر رقت طاری ہو گئی۔ اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ پھر کہا "خدا کی قسم! یہ کلام اور انجیل دونوں ایک ہی چراغ کے پرتو ہیں۔"

اس قسم کے اور بعض واقعات ابن اسحاق نے "سیرت" میں نقل کئے ہیں۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ اسیران بدر کو چھڑانے آئے تھے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سورہ طور کی ایک دو آیتیں سن لیں تو فوراً حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ حضرت طفیل بن عمرو دوسی کے کانوں میں اتفاقیہ قرآن مجید کی چند آیتیں پہنچ گئیں تو مسلمان ہو گئے۔ طائف کے سفر میں حضرت خالد العدوانیؓ نے آپؐ کو سورہ طارق پڑھتے سنا تو گو وہ اس وقت مسلمان نہ ہوئے مگر پوری سورہ ان کے دل میں گھر کر گئی۔ یعنی یاد ہو گئی۔

حبش سے بیس آدمیوں کی ایک جماعت حاضر خدمت ہوئی۔ آپؐ نے ان کو قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت ابو عبیدہؓ، حضرت ابو سلمہؓ حضرت ارقم بن ارقمؓ یہ تینوں اصحاب اسی کی کشش مقناطیسی سے کھنچ کر حلقہ اسلام میں آئے۔

(سیرت النبی شبلی جلد سوم ص 290، 291)

قرآن کریم کی روحانی تاثیرات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم نیا ایڈیشن ص 450)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے سورہ اخلاص سے محبت کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"بخاری شریف میں ایک حدیث آئی ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد انصاری مسجد قبا میں امامت نماز کی کرتا تھا۔ نماز پڑھانے کے وقت جب کوئی حصہ قرآن شریف کا پڑھتا تو اس کو سورہ اخلاص کے ساتھ یعنی پہلے سورۃ اخلاص پڑھتا اور بعد اس کے کوئی اور سورۃ یا کوئی حصہ قرآن شریف کا پڑھتا اور ہر رکعت میں وہ ایسا ہی کرتا۔ دوسرے اصحاب اس معاملہ میں اس پر اعتراض کرتے اور کہتے کہ کیا تو دوسری سورتوں کو کافی نہیں سمجھتا کہ اس سورۃ کو بہرحال ساتھ ملا ہی دیتا ہے اور بسا اوقات اسے کہتے کہ تو اس سورۃ کا بار بار ہر رکعت میں پڑھنا چھوڑ دے۔ وہ ہمیشہ یہی جواب دیتا کہ تمہارا اختیار ہے کہ مجھے امام بناؤ یا نہ بناؤ۔ میں تمہاری امامت چھوڑ دیتا ہوں لیکن اس سورہ شریف کا پڑھنا ترک نہیں کر سکتا۔ لوگ اس کو دوسروں سے افضل جانتے تھے اور بہرحال اس کو ہی امام بنانا پسند کرتے تھے۔ اس واسطے یہ جھگڑا اسی طرح سے رہا۔ یہاں تک کہ ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ تک یہ بات پہنچائی گئی۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ اے فلانے تجھے کون سی بات اس سے مانع ہے کہ تو اپنے ساتھیوں کا کہنا مانے اور ہر رکعت نماز کے اندر تو نے سورہ اخلاص کا پڑھنا کس واسطے اختیار کیا ہے۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ مجھے یہ سورۃ پیاری لگتی ہے تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کا پیار کرنا تجھے جنت میں داخل کر دے گا فقط اس کی وجہ یہی ہے کہ اس سورۃ شریف سے محبت کرنا خدا تعالیٰ کی توحید کے ساتھ محبت کرنا ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 558)

"شیخ ابن عربی لکھتے ہیں کہ ایک صوفی تھے وہ حافظ تھے اور قرآن شریف کو دیکھ کر بڑے غور سے پڑھتے۔ ہر حرف پر انگلی رکھتے جاتے اور اتنی اونچی آواز سے پڑھتے کہ دوسرا آدمی سن سکے۔ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ آپ کو تو قرآن شریف خوب آتا ہے۔ پھر آپ یوں اس اہتمام سے پڑھتے ہیں۔ فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میری زبان، کان، آنکھ، ہاتھ سب خدا کی کتاب کی خدمت کریں۔"

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 305)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

"مجھے ایک دفعہ ایک نہایت مشکل امر کے واسطے اس دعا (سورہ فلق) سے کام لینے سے کامیابی نصیب ہوئی تھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں لاہور گیا۔ میرے آشنا نے مجھے ایک جگہ لے جانے کے واسطے کہا اور میں اس کے ساتھ ہو لیا۔ مگر نہیں معلوم کہ کہاں لئے جاتا ہے۔ اور کیا کام ہے اس طرح بے علمی میں وہ مجھے ایک مسجد میں لے گیا جہاں بہت سے لوگ جمع تھے قرائن سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ کسی مباحثہ کی تیاری ہے۔

میری چونکہ نماز عشاء باقی تھی۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے نماز پڑھ لینے [illegible] مجھے ایک موقعہ مل گیا کہ میں دعا کر لوں۔ خدا کی قدرت اس وقت میں نے اس سورۃ کو بطور دعا پڑھا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باریک در باریک رنگ میں اس دعا کو وسیع کر دیا۔ اور دعا کی کہ "اے خدائے قادر و توانا تیرا نام فالق الاصباح فالق الحب والنویٰ ہے۔ میں ظلمات میں ہوں۔ میری تمام ظلمتیں دور کردے اور مجھے ایک نور عطا کر کہ جس سے میں ہر ایک ظلمت کے شر سے تیری پناہ میں آجاؤں۔ تو مجھے ہر امر میں ایک حجت نیرّہ اور برہان قاطع اور فرقان عطا فرما۔ میں اگر اندھیروں میں ہوں اور کوئی علم مجھ میں نہیں ہے تو تو ان ظلمات کو مجھ سے دور کر کے وہ علوم مجھے عطا فرما اور اگر میں ایک دانے یا گٹھلی کی طرح کمزور اور ردی چیز ہوں تو تو مجھے اپنے قبضہ قدرت اور ربوبیت میں لے کر اپنی قدرت کا کرشمہ دکھا۔

غرض اس وقت میں نے اس رنگ میں دعا کی اور اس کو وسیع کیا جتنا کہ کر سکتا تھا۔ بعدہ میں نماز سے فارغ ہو کر ان لوگوں کی طرف مخاطب ہوا۔ خدا کی قدرت کہ اس وقت جو مولوی میرے ساتھ مباحثہ کے واسطے تیار کیا گیا تھا۔ وہ بخاری لے کر میرے سامنے بڑے ادب سے شاگردوں کی طرح بیٹھ گیا اور کہا یہ مجھے آپ پڑھا دیں۔ وہ صلح حدیبیہ کی حدیث تھی۔ لوگ حیران تھے اور میں خدا تعالیٰ کے تصرف اور کاملہ قدرت پر خدا کے جلال کا خیال کرتا تھا۔ آخر لوگوں نے اس سے کہا کہ یہاں تو مباحثہ کے واسطے ہم لائے تھے۔ تم ان سے پڑھنے بیٹھ گئے ہو۔ اگر پڑھنا ہی مقصود ہے تو ہم مولوی صاحب کی خدمت میں عرض کر دیتے۔ ان کے ساتھ جموں چلے جاؤ اور روٹی بھی مل جایا کرے گی۔ وہی شخص ایک بار مجھے ملا اور کہا میں اپنی خطا معاف کرانے آیا ہوں کہ میں نے کیوں آپ کی بے ادبی کی۔ میں حیران تھا کہ اس نے میری کیا بے ادبی کی۔ حالانکہ اس وقت بھی اس نے میری کوئی بے ادبی نہ کی تھی۔

غرض یاد رکھو خدا تعالیٰ بڑا قادر خدا ہے اور اس کے تصرفات بہت یقینی ہیں۔"

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 567، 568)

قرآن کریم کی روحانی تاثیرات کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎

ہے چشمہ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت
یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

### ایک بزرگ اور چور کی کہانی

یہ کہانی 5 ستمبر 1898ء کو بعد نماز عصر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کی درخواست پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے سنائی کہ ایک بزرگ کہیں سفر میں جا رہے تھے۔ اور ایک جنگل میں ان کا گزر ہوا۔ جہاں ایک چور رہتا تھا۔ اور جو ہر آنے جانے والے مسافر کو لوٹ لیا کرتا تھا۔ اپنی عادت کے موافق اس بزرگ کو بھی لوٹنے لگا۔ بزرگ موصوف نے آیت پڑھ کر فرمایا تمہارا رزق آسمان پر موجود ہے تم خدا پر بھروسہ کرو۔ اور تقویٰ اختیار کرو چوری چھوڑو۔ خدا تعالیٰ خود تمہاری ضرورتوں کو پورا کردے گا۔ چور کے دل پر اثر ہوا۔ اس نے بزرگ موصوف کو چھوڑ دیا۔ اور ان کی بات پر عمل کیا۔ یہاں تک اسے سونے چاندی کے برتنوں میں عمدہ عمدہ کھانے ملنے لگے۔ وہ کھانے کھا کر برتنوں کو جھونپڑی کے باہر پھینک دیتا۔ اتفاقاً پھر وہی بزرگ کبھی ادھر سے گزرے تو اس چور نے جو اب بڑا نیک بخت اور متقی ہو گیا تھا۔ اس بزرگ سے ساری کیفیت بیان کی۔ اور کہا کہ مجھے اور آیت بتلاؤ۔ تو بزرگ موصوف نے آیت پڑھی وہی آسمان اور زمین میں حق ہے یہ پاک الفاظ سن کر اس پر ایسا اثر ہوا کہ خدا تعالیٰ کی عظمت اس کے دل پر بیٹھ گئی پھر تڑپ اٹھا اور اسی میں جان دے دی۔

(حیات احمد جلد اول ص 198 مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول... قرآن کریم کی روحانی تاثیرات سے متاثر ہو کر اپنے قلبی جذبات و احساسات یوں بیان فرماتے ہیں۔

"میں نے دنیا کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور بہت ہی پڑھی ہیں مگر ایسی کتاب دنیا کی دل رُبا راحت بخش لذت دینے والی جس کا نتیجہ دکھ نہ ہو، نہیں دیکھی..... میں پھر تم کو یقین دلاتا ہوں کہ میری عمر، میری مطالعہ پسند طبیعت، کتابوں کا شوق اس امر کو ایک بصیرت اور کافی تجربہ کی بنا پر کہنے کے لئے جرأت دلاتے ہیں کہ ہرگز ہرگز کوئی کتاب ایسی موجود نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ ایک ہی کتاب ہے۔

کیا پیارا نام ہے میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے سوا ایسی کوئی کتاب نہیں ہے کہ اس کو جتنی بار پڑھو جس قدر پڑھو اور جتنا اس پر غور کرو اسی قدر لطف اور راحت بڑھتی جاوے۔ طبیعت اکتانے کی بجائے چاہے گی کہ اور وقت اس پر صرف کرو۔ عمل کرنے کے لئے کم از کم جوش پیدا ہوتا ہے اور دل میں ایمان یقین اور عرفان کی لہریں اٹھتی ہیں۔" (حقائق الفرقان جلد اول ص 34)

کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے

یا الٰہی! تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا
کِس سے اس نُور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

---

اپنے وطن کی سیر

فضیل عیاض احمد

# ہرن مینار شیخوپورہ

مغلیہ دور حکومت ہندوستان کی عظیم الشان تاریخ کا سنہرا زمانہ تھا۔ ظہیر الدین بابر سے آغاز ہونے والے اس عہد نے برصغیر کی تاریخ پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ جس کا ایک اہم ثبوت نیپال کی سرحد سے کابل و قندھار تک پھیلی ہوئی مغلیہ تعمیرات ہیں پاکستان کا صوبہ پنجاب مغلیہ تعمیرات کے حوالے سے بے حد اہمیت کا حامل ہے۔

لاہور میں شالا مار باغ مغلیہ ذوق جمال کا عکاس ہے۔ اسی طرح واہ کینٹ میں مغلیہ باغات جمالیاتی ذوق کے آئینہ دار ہیں۔

لاہور میں نور جہاں اور نور الدین محمد جہانگیر کے مقبرے مغلوں کے خوبصورت فن تعمیر کے عظیم نشان ہیں۔ مغلوں کو تعمیرات کے ساتھ ساتھ شکار کا بھی بے حد شوق تھا۔ مغلیہ عہد میں پنجاب کے وسیع و عریض میدانی علاقے، خوبصورت جنگلوں، اور طرح طرح کے جانوروں سے آباد تھے۔ یہاں ہرن ہوا کرتے اور مرغان خوشنوا چہچہاتے پھرتے تھے۔

مغل دور کے عہد زریں کا شہنشاہ نور الدین محمد جہانگیر نہایت صاحب ذوق تھا۔ موسیقی کا شائق، 'مصوری' کا دلدادہ، شکار سے شغف رکھنے والا نور الدین محمد جہانگیر بے حد نفیس جمالیاتی ذوق کا حامل تھا۔ پنجاب کے دل شہر لاہور سے 40 کلو میٹر کی مسافت پر شیخوپورہ کا شہر آباد ہے۔ جو مشہور صوفی بزرگ شیخ سلیم چشتی کے لقب شیخو پر ہے۔ مغل عہد میں اسے جہانگیر آباد اور جہانگیر پور بھی کہا جاتا تھا۔

یہ جہانگیر کی محبوب ترین شکار گاہ تھی۔ جس کا ذکر اس نے اپنی تزک میں بھی کیا ہے۔ چنانچہ مارچ 1607ء کی یادداشتوں میں وہ لکھتا ہے۔

"منگل کے دن جہانگیر پور کو شاہی سواری نے زینت بخشی جو میری ایک محبوب و معین شکار گاہ ہے یہاں قریب ہی میرے حکم سے ایک مینار تعمیر کیا گیا ہے۔ جو میرے محبوب ہرن منس راج کی قبر پر کھڑا ہے۔ جو سدھائے گئے ہرنوں اور جنگلی ہرنوں دونوں کے ساتھ کلیلیں بھرتا تھا۔

اس نادر و نایاب ہرن کی وجہ سے میں نے یہ حکم جاری کیا۔ کہ کوئی شخص بھی اس علاقے میں ہرن کا شکار نہ کرے۔ اور ان کا گوشت ہندو اور مسلمانوں کے لئے گائے اور سؤر کے گوشت کی طرح حرام سمجھا جائے۔

میرے کاریگروں نے ہرن کی قبر کا کتبہ ہرن کی شکل میں ہی تراش دیا ہے۔ میں نے اس پرگنہ کے جاگیردار سکندر معین کو حکم دیا ہے کہ جہانگیر پور میں ایک مضبوط قلعہ تعمیر کیا جائے"

اس اقتباس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے۔ کہ شیخوپورہ یا جہانگیر پورہ جہانگیر کی باقاعدہ شکار گاہ تھا۔

یہاں ایک خوبصورت شکار گاہ کے ساتھ ساتھ ایک خوبصورت تفریح گاہ بھی تھی۔ اس شکار گاہ میں جہانگیر نے ایک ہرن پالا ہوا تھا۔ جس کا نام منس راج تھا۔ اس ہرن سے جہانگیر کو بے حد محبت اور انس تھا۔ بدقسمتی سے یہ ہرن بیمار ہو کر مر گیا۔ جس کا جہانگیر کو بے حد صدمہ ہوا ہرن کی قبر پر اس کی یاد کو زندہ رکھنے کے لئے ایک مینار کی تعمیر کا حکم دیا۔ 1620ء میں کشمیر سے واپسی پر یہاں رکا اور اسی روز کی یادداشتوں میں لکھا ہے کہ "میں نے حکم دیا تھا۔ کہ یہاں ایک عمارت شاہی رہائش گاہ کے طور پر تعمیر کی جائے۔ جس کے ساتھ ایک تالاب اور مینار بھی ہو۔ یہ اب تکمیل کے کئی مراحل طے کر چکی ہے بے شک تالاب بے حد وسیع ہے اور اس کے درمیان میں ایک خوشکن عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ اس عمارت کی تعمیر پر ایک لاکھ پچاس ہزار روپے خرچ ہو گئے۔ اب یہ جگہ حقیقتاً ایک شاہی شکار گاہ کا روپ اپنا چکی ہے۔"

ہرن مینار سرگودھا سے لاہور کے راستہ پر شیخوپورہ شہر کے قریب واقع ہے۔ اسے آج کل ایک خوبصورت سیرگاہ میں بدل دیا گیا ہے۔ مینار کے ساتھ ایک بہت بڑا تالاب ہے جو تقریباً 895 فٹ لمبا اور 752 فٹ چوڑا ہے یہ تالاب سارے کا سارا اینٹوں سے تعمیر کیا گیا ہے تالاب کے پانی تک جانے کے لئے ڈھلواں راستہ اور سیڑھیاں بنائی گئی ہیں۔ چاروں کونوں پر 18 فٹ لمبے اور 18 فٹ چوڑے سائبان تعمیر کئے گئے ہیں۔ جن سے سیڑھیاں اتر کر پانی تک جاتی ہیں۔

تالاب کے عین وسط میں ایک ہشت پہلو جزیرہ نما پلیٹ فارم ہے۔ جس پر ایک دو منزلہ عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ جس کے آٹھ پہلو ہیں۔ جس کے ہر پہلو پر نچلی منزل میں ایک محراب اور اوپر کی منزل میں تین محرابیں ہیں۔ ہر پہلو سے 58 فٹ تین انچ چوڑائی رکھنے والی یہ ایک بہت بڑی عمارت ہے۔ جس پر گنبد نما چھت بنائی گئی ہے۔ اس کی تمام تر تعمیر اینٹوں سے کی گئی ہے۔ اس عمارت کو 21 تکونی محرابوں پر قائم ایک پل کے ذریعہ شکار گاہ سے ملا دیا گیا ہے۔ یہ پل ساڑھے دس فٹ چوڑا اور 308 فٹ آٹھ انچ لمبا ہے۔

ہرن مینار اس عمارت کے داخلے کے دروازے کی مغربی سمت واقع ہے۔ بنیاد سے ہشت پہلو لیکن اپنی تعمیر میں گول' ہرن مینار نیچے سے 33 فٹ قطر اور چوٹی پر 23 فٹ قطر کا حامل ہے۔

اس کی کل بلندی 102 فٹ 9 انچ ہے۔ جس میں چکر دار زینہ بنا ہوا ہے۔ مینار میں نیچے سے اوپر تک 14 قطاریں جھروکوں کی بنائی گئی ہیں۔ مینار بنانے والوں کے پیش نظر فتح پور سیکری کا ہرن مینار ہے۔

ایک کھلی۔ وسیع اور خوشگوار جگہ پر قائم مینار شہنشاہ جہانگیر کے ذوق جمال کی خوبصورت تصویر، دیکھنے والوں کو ہندوستان کے عظیم مغل عہد حکومت کی یاد دلاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مظفر چوہدری

# خزانۂ معلومات

## متفرق عناوین پر ترتیب وار معلومات

**آرامی** آرامی یا آرامی ایک سامی زبان جو سامی النسل آرامی قبائل میں ہزاروں برس تک بولی جاتی رہی۔ یہ ام الالسنہ عربی سے نہایت قریبی تعلق رکھتی ہے اور اس کا ذخیرہ الفاظ عربی سے ماخوذ ہے۔ عبرانی سے بھی اس کا قریبی تعلق ہے اور بنی اسرائیل عبرانی کے ساتھ ساتھ یہ زبان بھی بولتے تھے۔ بتدریج عبرانی نے مذہبی اور آرامی نے عوامی زبان کی حیثیت اختیار کر لی۔ پرانے عہدنامے میں عزرا، دانی ایل اور یرمیاہ کی کتب کے بعض حصے آرامی میں لکھے گئے ہیں۔

جب عبرانی صرف مذہبی رہنماؤں کی زبان بن کر رہ گئی تو عوام کے لئے بائبل کی تشریح و تفسیر آرامی زبان میں ہی کی جاتی تھی۔ اور آرامی میں اس کا آزاد ترجمہ کیا جاتا تھا۔ یہ تفاسیر و تراجم ترجوم (تارگم) کہلاتے ہیں۔

آٹھویں صدی قبل مسیح کے لگ بھگ آرامی مشرق اوسط کی Lingua Franca یعنی مشترک استعمال کی زبان بن گئی تھی۔ ایران اور ہندوستان تک اس کا استعمال وسیع ہوگیا اور تاجر اسے آپس کی زبان کے طور پر استعمال کرنے لگے۔

پاکستان میں ٹیکسلا چیلاس اور افغانستان میں تنگی ازاو قندھار اور بعض دوسرے مقامات سے آرامی زبان کے کتبات برآمد ہوئے ہیں۔

برصغیر کے رسوم الخط بھی بڑی حد تک آرامی رسم الخط سے مشتق ہیں۔ کھروشتی آرامی سے اخذ شدہ رسم الخط ہے جس میں سینکڑوں کتبات پاکستان کے شمالی علاقہ جات اور صوبہ سرحد سے دستیاب ہوئے ہیں۔

چوتھی صدی قبل مسیح سے ساتویں صدی عیسوی تک اس زبان نے خوب فروغ پایا۔ پھر اس کی جگہ عربی نے لے لی۔ اس کے دو لہجے تھے مغربی آرامی اور مشرقی آرامی۔

آج بھی اس زبان کی مغربی شاخ لبنان اور دمشق کے اردگرد اور مشرقی شاخ جھیل ارمیہ کے علاقوں میں کافی تغیر و تبدل کے ساتھ بولی جاتی ہے۔

آرامی زبان کا ایک لہجہ "سریانی" کہلاتا ہے۔ سریانی (Syriac) شامی عیسائیوں کی مذہبی زبان ہے۔ اور شامی کلیسا میں صدیوں سے رائج ہے۔ اس کے 22 حروف تہجی ہیں۔ اور یہ دائیں سے بائیں لکھی جاتی ہے۔ عربی سے اس کا قریبی تعلق ہے اور تصوف کی کئی اصطلاحات سریانی سے اخذ ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت زید بن ثابتؓ کو سریانی سیکھنے کا حکم فرمایا تھا۔

سریانی و آرامی صحائف کی ایک بڑی تعداد جو موصل اور نصیبین کی پہاڑی خانقاہوں میں محفوظ تھی پہلے تو کردوں کے ہاتھوں تباہ ہوئی اور پھر یورپ پہنچادی گئی۔ بچے کھچے صحائف کو شام لبنان اور عراق کی مختلف لائبریریوں نے محفوظ کر لیا۔

عراق کے سریانی و آرامی صحائف ابھی تک ہمارے علماء کی توجہ کے محتاج ہیں۔

**آرتھوڈوکس چرچ**

Greek Church یا
Orthodox church

کا مکمل نام

The Church of the Seven councils, ecumenical Holy catholic and Apostolic church

ہے۔ لیکن عام طور پر اسے

The holy Orthodox
The Eastern church یا
The Greek church یا

کہا جاتا ہے۔ ان کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ یسوع مسیح دنیا کے واحد منجی ہیں۔ حضرت مریم کو یہ مکمل طور پر معصوم عن الخطاء تصور نہیں کرتے۔ ان میں طلاق اور دوبارہ شادی کی اجازت ہے۔ یہ اپنے پاپائے اعظم کو منزہ عن الخطاء نہیں سمجھتے۔

1981ء کی مردم شماری میں ان کی تعداد ساڑھے آٹھ کروڑ تھی۔

**آرچ بشپ** یہ ایک مسیحی مذہبی عہدہ ہے۔ ایسا بڑا پادری جس کے تحت کئی جماعتیں اور پادری ہوں آرچ بشپ کہلاتا ہے۔ مشرقی علاقوں میں 320ء تک آرچ بشپ کا کوئی تصور نہیں تھا۔ بعد ازاں بھی یہ خطاب صرف ذاتی وجاہت کے طور پر بڑے شہروں کے پادریوں کو امتیاز کے لئے عطا کیا جاتا تھا۔ پھر کافی عرصہ بعد Metropolitans Bishop بننے لگے اور ان کے تحت کئی کئی جماعتیں ہونے لگیں۔

**آرکیالوجی** Archaeology علم آثار قدیمہ یا اثریات کے لئے بین الاقوامی طور پر معروف نام آرکیالوجی ہے۔

بنی نوع انسان کے ماضی کا وہ مطالعہ جو ان مادی آثار کی مدد سے کیا جائے جو اس نے تہذیب و تمدن کے ارتقاء کے دوران پیچھے چھوڑے ہیں آرکیالوجی کہلاتا ہے۔ ان ذرائع سے حاصل ہونے والی معلومات Prehistory اور جب ان کے واضح اور ٹھوس ثبوت مل جائیں تو Protohistory کہلاتی ہیں۔ چونکہ مختلف ادوار کے مطالعے کے لئے الگ الگ ذرائع اور طریقہ ہائے کار ہیں اس لئے اب آرکیالوجی کئی شاخوں میں بٹ گئی ہے جن میں علماء الگ الگ تخصص کرتے ہیں مثلاً کلاسیکل آرکیالوجی، قرون وسطیٰ کی آرکیالوجی، انڈسٹریل آرکیالوجی ببلیکل (Biblical) آرکیالوجی وغیرہ علم تاریخ اور علم بشریات (Anthropology) آرکیالوجی سے سب سے زیادہ استفادہ کرتے ہیں۔

مذہبی تاریخ اور مذہبی کتب میں مذکور تاریخ کی تصدیق کے لئے بھی آرکیالوجی کو بڑے پیمانے پر استعمال کیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں اس علم کی تحصیل کا ارشاد اور اس علم کے اصول اور مختلف آثار کا ذکر موجود ہے۔ قرآن کریم تباہ شدہ اقوام کے آثار کے حوالے سے دنیا کو ذنوب یعنی ایسے قومی گناہوں یا بداعمالیوں سے منع فرماتا ہے جن کا طبعی نتیجہ تباہی اور ہلاکت ہے۔ قرآن کریم نافرمان قدیم اقوام کی تباہی کے پیچھے الٰہی تقدیر کی کارفرمائی کی خوب کھول کر وضاحت کرتا ہے۔

**آرمینیا** ایشیائے کوچک کا ایک ملک اور ایک سابق سلطنت اس کا موجودہ رقبہ 11،500 مربع میل اور آبادی 1990ء کے اعداد و شمار کے مطابق 3،288،000 نفوس پر مشتمل ہے۔

اس ملک کی سرحدیں شمال اور مشرق میں جارجیا اور آذربائی جان اور مغرب اور جنوب مشرق میں ترکی اور ایران سے ملتی ہیں۔

یہ ایک پہاڑی ملک ہے۔ سب سے بلند چوٹی کوہ آراگائز ہے۔ یہاں سے بہت سی قیمتی دھاتوں کے علاوہ قیمتی پتھر نمک، جپسم، سنگ مرمر وغیرہ بھی نکلتا ہے۔

ایک زمانے میں یہ علاقہ آتش فشاں پہاڑوں سے بھرا پڑا تھا جو اب مردہ ہو چکے ہیں۔ سطح زمین کے ایک بڑے حصے میں آتش فشاں چٹانیں بکھری پڑی ہیں۔

آرمینیا میں تین سو سے زیادہ چھوٹے بڑے دریا ہیں۔ اور ایک سو سے زیادہ جھیلیں ہیں۔ آرمینیا قدیم ترین عیسائی ملک ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت یہ رومی اثر میں تھا۔ اور بنی اسرائیل کے جلاوطن قبائل کا ایک حصہ یہاں بھی آباد تھا۔ جسے بعد ازاں ایرانی بادشاہوں نے آرمینیا سے نکال کر ایران کے مختلف شہروں میں آباد کیا۔ ایران ترکی اور روس کے درمیان یہ علاقہ تقسیم ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ 1912ء میں روس اور ترکی کے معاہدے کے بعد اس کی آزادی ختم ہو گئی۔ سویت یونین کے خاتمے کے بعد یہ آزاد ملک کی حیثیت سے ابھرا۔

**زبان** سرکاری زبان آرمینین ہے جسے عربی اور فارسی میں "ارمنی" کہتے ہیں۔ 90 فیصد آبادی یہ زبان بولتی ہے۔ دوسرے نمبر پر روسی زبان ہے اور پھر کردی اور آذربائی جانی زبانیں ہیں۔

ارمنی ایک انڈو یورپین زبان ہے جو 50 لاکھ افراد میں بولی جاتی ہے۔ جن میں سے 40 لاکھ آرمینیاء میں رہتے ہیں۔ اس زبان کے بولنے والے تارکین وطن یورپ کے کئی ممالک امریکہ اور مشرق اوسط میں بھی آباد ہیں۔ اس کی دو بڑی اقسام ہیں۔ مشرقی آرمینا میں اور مغربی ترکی میں استنبول میں بولی جاتی ہے۔

**آرمینی کلیسا** یہ سب سے پہلے عیسائیت قبول کرنے والا ملک ہے۔ اور نہایت قدیم زمانے سے یہاں کلیساء قائم ہے جدید آرمینین چرچ کی زبان کلاسیکل آرمینی ہے۔ آرمینی زبان کا رسم الخط بھی ایک عیسائی بزرگ Saint Mesropz نے بنایا تھا۔

**آزاد کشمیر** آزاد کشمیر ریاست جموں و کشمیر کا وہ حصہ ہے جسے کشمیری مجاہدین نے 1947ء میں ڈوگرہ راج سے آزاد کرالیا۔

آزاد کشمیر چار اضلاع میرپور، مظفر آباد، کوٹلی اور پونچھ پر مشتمل ہے۔ اس کے ایک طرف پاکستان اور دوسری طرف بھارت ہے۔ مظفر آباد کشمیر کا دارالحکومت ہے۔

بڑے بڑے دریاؤں میں دریائے نیلم، دریائے توی اور دریائے جہلم شامل ہیں۔ اور کئی ایک جھیلیں ہیں۔

یہ سرسبز و شاداب علاقے جنگلات اور معدنیات کی دولت سے مالا مال ہیں۔ کل تقریباً 1650 دیہات ہیں۔ اردو سرکاری زبان ہے جبکہ گجری، کشمیری اور پشتو بھی بولی جاتی ہیں۔ اہم فصلیں تمباکو، کپاس اور چاول ہیں۔

**آزاد کشمیر میں احمدیت** آزاد کشمیر کے موجودہ علاقوں میں احمدیت کا پیغام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دور میں ہی پہنچ چکا تھا۔ سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی سعادت موضع "گوئی" کے حضرت مولوی محبوب الٰہی صاحب کو ملی۔ آج کل یہ سرسبز و شاداب گاؤں کنٹرول لائن پر واقع ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں معلوم ہونے پر حضرت مولوی محبوب الٰہی صاحب نے اوائل 1897ء میں قادیان جا کر احمدیت قبول کی اور واپس آکر یہ خوشخبری عام کرنا شروع کی۔ چنانچہ آپ کی وجہ سے حضرت قاضی فیروز الدین صاحب اور قاضی علی بہادر صاحب نے قادیان جا کر حضرت صاحب کے دست مبارک پر احمدیت میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ اسی زمانے میں مولوی اللہ دتہ صاحب ولد مکرم مولوی امام الدین صاحب گوئی اور چوہدری اللہ دتہ صاحب نے آپ کی تحریک سے حضرت صاحب کی زندگی میں ہی تحریری طور پر حضرت صاحب کو لکھ کر جماعت میں شمولیت اختیار کرلی تھی۔

مولوی محبوب الٰہی صاحب کو حضرت بانی سلسلہ کے دعاوی کا علم اس طرح ہوا کہ ایک پیر صاحب کے ہاں آپ کو حضرت صاحب کی ایک کتاب ملی جس سے آپ کو احمدیت کے بارے میں علم ہوا۔ اس پر وہ جہلم میں اپنے استاد مولوی برہان الدین جہلمی صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ سنا ہے کہ مرزا صاحب نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مولوی برہان الدین صاحب نے فرمایا کہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منشاد احمد

# ابتدائی طبی امداد - ضروری معلومات

بعض اوقات اچانک اور اتفاقی طور پر حادثات پیش آجاتے ہیں یا بیماری کا دورہ پڑ جاتا ہے تو زخمیوں یا متاثرین کو ہسپتال پہنچانے میں کچھ وقت درکار ہوتا ہے۔ اس وقفے کی انسانی زندگی کے لئے بہت اہمیت ہوتی ہے۔ جس میں مریض کو فوری طبی امداد کی ضرورت ہے۔ اس وقت مریض کو طبی مدد دینا اس کی زندگی بچانے کا سبب بن سکتا ہے۔ ذیل میں چند ایک اہم حادثات اور ان سے نمٹنے کا احسن طریق دیا جا رہا ہے۔ جس کا جاننا معاشرے کے ہر فرد کے لئے ضروری ہے۔

**فسٹ ایڈ باکس** ابتدائی طبی امداد فراہم کرنے کے لئے تمام ضروری اشیاء ایک چھوٹے صندوق میں جمع ہوں جو آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاسکے۔

اس صندوقچہ میں مندرجہ ذیل اشیاء ضروری ہیں۔

1۔صاف سفید پٹی کا رول
2۔صاف وشفاف روئی کا بنڈل
3۔چوڑی ٹیپ (مرہم کو سہارا دینے کے لئے)
4۔سپرٹ (زخموں پر لگانے کے لئے)
5۔ہلکی جراثیم کش ادویات
6۔ کیلیمالوشن (آبلوں) زہریلے کیڑوں کے کاٹے پر لگانے کے لئے
7۔گرم پانی کے لئے بوتل
8۔ڈیٹول
9۔موچنا' ڈراپر' سوئیاں' قینچی' کپ' تھرمامیٹر' ماچس اور بیٹری وغیرہ
10۔اس کے علاوہ دھاگا' بلیڈ اور مختلف بیماریوں کے تحریری نسخہ جات بعض اوقات مفید ثابت ہوتے ہیں۔

## روزمرہ مشاہدہ میں آنے والی بیماریاں اور ان کا ہنگامی علاج

**1۔ نکسیر پھوٹنا=** (ناک سے خون بہنا) نکسیر پھوٹنے کی صورت میں مریض کا سر کرسی کی پشت پر لگا دیں سر اور ناک پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھیں۔

**2۔ خون بہنا=** تھوڑی دیر کے لئے زخم پر انگلی رکھیں۔ خون میں موجود ایک لیس دار مادہ زخم پر جم کر خون بند کر دے گا۔

سخت زخم یا زیادہ خون بہنے کی صورت میں اس کی شریان پر دباؤ ڈالیں وگرنہ زخم پر پٹی رکھ کر دبائیں۔

سیاہی مائل خون ہو تو ورید کے ذریعے زخم کی طرف خون کا بہاؤ روکنا چاہئے۔ یہ مقام عموماً زخم سے نیچے ہوتا ہے۔

**3۔ہڈی کا ٹوٹ جانا=** اگر ٹانگ یا بازو کی ہڈی ٹوٹ جائے تو ہڈی کو اصلی پوزیشن لگا کر دونوں جانب لکڑی کی تختیاں لگا کر رسی یا پٹی سے باندھ دیں۔

اگر ہاتھوں میں انگلیوں کی حرکت بند ہو تو گردن کی ہڈی ٹوٹنے کی علامت ہے اور اگر پاؤں کی انگلیاں حرکت نہ کریں تو ریڑھ کی ہڈی ٹوٹنے کی علامت ہے۔ دونوں صورتوں میں مریض کو ہلائے بغیر ہسپتال لے جانا چاہئے۔

**4۔ جھلسنا=** تیزاب یا کسی اور مادے سے جھلسنے کی صورت میں اس مادے کو جسم سے الگ کریں اور اگر آگ سے جھلس جائے تو چیتھڑوں کو جسم سے علیحدہ کریں اور ان پر ٹیوب وغیرہ لگا کر کپڑا وغیرہ لپیٹ دینا چاہئے۔

**5۔ بجلی لگنا=** متاثرہ آدمی کو لکڑی وغیرہ سے تاروں سے الگ کرنے کی کوشش کریں اور اگر بٹن وغیرہ قریب ہو تو فوراً بند کر دیں۔ آپ کے پاؤں ننگے نہ ہوں بلکہ پلاسٹک یا ربڑ کے جوتے پہنے ہوں۔

متاثرہ آدمی کو کھلی اور تازہ ہوا میں لٹائیں اور پانی وغیرہ پلا کر اس کے ہوش وحواس کو قائم کریں۔

**6۔موچ آنا=** موچ آنے کی صورت میں متاثرہ جگہ پر ٹھنڈا پانی بہائیں تاکہ سوزش اور درد نہ ہو۔ سخت درد کی صورت میں ہڈی ٹوٹنے کا امکان ہوتا ہے۔

**7۔ آگ لگنا=** اگر کپڑوں میں آگ وغیرہ لگ جائے تو متاثرہ آدمی کے گرد موٹا کمبل یا بوری وغیرہ لپیٹ دیں اور اسے لٹا دیں جس سے شعلے نکلنا بند ہو جائیں گے۔ تازہ ہوا آگ سے متاثرہ مریض کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔

**8۔لو لگنا=** لو لگنے سے جسم کا درجہ حرارت 40 سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے مریض کو پسینہ نہیں آتا۔ مریض کو سایہ دار جگہ پر لٹائیں اور ٹھنڈک پہنچائیں اور سر پر ٹھنڈا پانی ڈالیں اور دل کے رخ پر ٹانگوں کی مالش کریں۔ اس کے علاوہ مریض کو ٹھنڈے مشروبات پلانے سے بھی آرام آجاتا ہے۔

**9۔ ڈسے جانا=** (۱) عام بھڑ یا کم زہریلے کیڑے کے ڈسے ہوئے کا ڈنگ نکالنے کی کوشش کریں وگرنہ متعلقہ حصے پر صابن مل کر دھو دیں۔ اگر سوزش ہو تو برف کی پٹیاں متاثرہ جگہ پر رکھیں۔

(۲) اگر زہریلا سانپ ڈس لے تو مریض کو چت لٹا دیں تاکہ خون کی رفتار ست ہو اور زہر کم پھیلے۔ پھر کاٹنے کے مقام سے کچھ اوپر کوئی پٹی یا رسی وغیرہ کس کر باندھ دیں اور اتنا کسیں کہ زخم میں سے خون یا کوئی اور مادہ باہر نکلتا ہوا نظر آئے۔

(۳) اگر مریض کے جسم میں سنسناہٹ یا درد ہو تو کمزوری ہو جاتی ہے۔ اور پیلا رنگ ہو جاتا ہے۔ اور متلی ہوتی ہے ایسے مریض کو بہت زہریلی چیز نے کاٹا ہوتا ہے۔ اس کے لئے بلیڈ یا چاقو گرم کر کے ڈسے ہوئے مقام پر (X) کا نشان بنا دیں اور صرف کھال کاٹیں پھر زخم پر منہ رکھ کر زہر چوس کر باہر پھینک دیں۔

**10۔ بے ہوشی=** (۱) مریض کا سر ٹانگوں کی نسبت نیچا کر دیں۔ اگر مریض کے ہونٹ نیلے پڑ جائیں تو سانس جاری رہنے کی علامت ہے۔ مریض کے جسم کو دباتے رہنا مفید ہے۔

(۲) مریض سانس نہ لے رہا ہو تو منہ سے منہ لگا کر مصنوعی عمل تنفس سے سانس جاری کریں۔

(۳) غوطہ آنے یا بجلی لگنے سے بے ہوش ہونے والے کو مصنوعی طور پر سانس جاری رکھنے میں مدد دیں اور اس کی گردن کو زمین سے اونچا رکھیں اور پشت کے بل باہر تازہ ہوا میں لٹا دیں۔

(۴) اگر مریض پھر بھی سانس نہ لے تو ایک کندھے پر لٹا دیں اور شانوں کے درمیان زور ڈالیں تاکہ اگر کوئی چیز حلق میں پھنسی ہو تو باہر آجائے۔

---

سید ظہور احمد شاہ

عالمی منظر

# اسرائیل اور فلسطین - فیصلہ کن گھڑی

اسرائیل اور فلسطینی سٹیٹ میں فیصلے کی گھڑی معلوم ہوتا ہے آن پہنچی ہے۔ کیونکہ امریکہ نے اپنے ہی کروائے ہوئے اوسلو معاہدے سے اسرائیل کی مخالفت کو ختم کروانے کے سلسلے میں اپنی بے بسی کا برملا اظہار کیا ہے حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ بطور ایک سپرپاور کے اس کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اسرائیلی وزیراعظم نتن یاہو کو مجبور کرے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریق پر ادا کرے۔ خیال تھا کہ شائد انگلستان میں ہونے والے مذاکرات سے صورت حال کچھ بہتر ہو جائے لیکن اسرائیلی حکومت کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے یہ کانفرنس بھی ناکام ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں تنگ آمد بجنگ آمد پر عمل کرتے ہوئے یاسر عرفات نے اعلان کر دیا ہے کہ اگر امریکہ اور دیگر قابل ذکر حکومتوں نے اس سلسلے میں کچھ نہ کیا اور اسرائیل کو مجبور نہ کیا کہ وہ اوسلو معاہدے پر عمل درآمد کرے اور امن مذاکرات کو دوبارہ شروع کرے اور کوئی ایسا حل تلاش کرنے میں مدد دے جس سے علاقہ میں امن قائم ہو سکے تو وہ 1999ء میں آزاد فلسطینی حکومت کے قیام کا اعلان کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اور اس سلسلے میں انہیں نہ اسرائیل اور نہ ہی کوئی اور حکومت روک سکتی ہے۔ جبکہ نتن یاہو نے ایک ٹیلی ویژن نٹ ورک پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایک آزاد فلسطینی حکومت جسے اسرائیل کی مرضی کے بغیر قائم کیا گیا تو وہ دوسرا عراق ثابت ہوگی۔

1994ء میں کئے گئے ایک معاہدے کے مطابق مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی میں فلسطینیوں کی اتھارٹی پانچ سال کے عرصہ میں بڑھائی جانی تھی اور یہ بھی طے پایا تھا کہ مغربی کنارے اور غزہ میں فلسطینیوں کی حکومت کا آخری فیصلہ مئی 1999ء میں کیا جائے گا۔ اسی طرح یہودیوں کی آبادیوں اور یروشلم کا فیصلہ بھی اس وقت کیا جانا تھا۔ لیکن 1997ء میں جب اسرائیلی گورنمنٹ نے یروشلم کے عرب حصہ میں نئی اسرائیلی آبادیاں قائم کرنی شروع کیں تو یہ امن اور مذاکرات کا عمل درہم برہم ہو گیا۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ابھی تک غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے کا 27 فیصد حصہ فلسطینیوں کے جزوی یا کلی کنٹرول میں ہے۔ امریکہ نے بعد میں یہ تجویز پیش کی کہ اسرائیل 13 فیصد مزید علاقے سے اپنی فوجیں ہٹالے لیکن نتن یاہو نے امریکہ کی یہ تجویز بھی رد کر دی۔ یورپ کے ممالک بھی فلسطینی حکومت کے ساتھ ہمدردی کا اظہار تو ضرور کرتے ہیں لیکن نتن یاہو کے سامنے بے بس ہیں۔

پچھلے دو سال میں اسرائیل مشرق وسطیٰ میں اکیلا رہ گیا ہے۔ اور اس نے اعتدال پسند عرب ممالک کی ہمدردیاں ضائع کر دی ہیں۔ اور دنیا کے دوسرے حصوں میں بھی اس کا یہی انجام ہونے والا ہے۔ گیارہ یورپین اور افریقن ممالک کے وزراء خارجہ کی کانفرنس نے بھی اسرائیل کے خلاف ایسے ہی جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اور اسے متنبہ کیا ہے کہ وہ امن معاہدے کے خلاف کسی قسم کے اقدامات کرنے سے باز رہے۔

کیا تمام دنیا کی تنقید و مذمت کا اثر اسرائیل پر ہو سکتا ہے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ نتن یاہو پر ان تمام باتوں کا کوئی اثر نہیں۔

اور ایسے حالات میں یاسر عرفات اگر 1999ء میں آزاد فلسطینی حکومت کے قیام کا اعلان نہ کرے یا انتفادہ کی تحریک کو دوبارہ شروع کرنے کا عندیہ نہ دے تو اور کیا کرے۔

پس ایسی صورت میں مشرق وسطیٰ کے معاملے میں ملوث تمام افراد اور حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ مل کر ایسے حالات ضرور پیدا کریں جس سے امن مذاکرات جہاں سے ختم کئے گئے تھے وہیں سے دوبارہ شروع کئے جائیں۔ اگر فلسطینی عوام نے اسرائیل کے مسلسل مظالم اور جارحیت کے خلاف دوبارہ کوئی تحریک شروع کی تو اس کا نتیجہ نہ صرف دونوں ملکوں یعنی اسرائیل اور فلسطین کے لئے اتنا خطرناک ہوگا جبکہ دونوں میں سے کوئی بھی اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اور اس کا اثر پورے مشرق وسطیٰ پر بھی پڑے گا۔ جس کے لئے شائد امریکہ بھی تیار نہ ہو۔

پس اس وقت ایک ہی صورت باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ جس طرح بھی ہو دونوں پارٹیوں یعنی اسرائیل اور فلسطین میں مذاکرات کا عمل دوبارہ شروع کیا جائے۔ اور امن کی راہ کو اپنایا جائے نہ کہ ظلم اور تشدد کی راہ کو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

## سانحہ ارتحال

○ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی اصلاح وارشاد ربوہ لکھتے ہیں۔

مکرم محمد اسلام صاحب. آف کراچی مورخہ یکم جون 98ء کراچی میں لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے موصوف موصی تھے۔ اس لئے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں پر مورخہ 2۔ جون احاطہ صدر انجمن میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین۔

○ مکرم ناصر احمد خان صاحب ابن مکرم خدا بخش خان صاحب نتکانی ڈیرہ غازی خان بعارضہ بلڈ کینسر مورخہ 31۔ مارچ 1998ء کو بعمر 42 سال وفات پا گئے۔ اسی روز مکرم عبدالحئی خاں صاحب صدر جماعت بستی مندرانی نے جنازہ پڑھایا اور احمدیہ قبرستان ڈیرہ غازی خان میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

## درخواست دعا

○ مکرم رفیق احمد شاد صاحب معلم مقیم کراچی کو مورخہ 98-5-8 بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا ہے۔ اب بفضل تعالیٰ پہلے سے افاقہ ہے۔

○ مکرم سعید احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ واہ کینٹ بیمار ہیں۔

○ مکرمہ حبیبہ قدسیہ صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد قریشی صاحب عرصہ 2 ماہ سے علیل ہیں۔

احباب ان سب کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

## اعلان دار القضاء

○ (محترمہ شمس النساء صاحبہ بابت ترکہ مکرم محمود احمد صاحب)

محترمہ شمس النساء صاحبہ بیوہ مکرم شیخ محمود احمد صاحب مکان نمبر 55/1-C بلاک 1-D-13 گلشن اقبال کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 31/29 برقبہ 10 مرلے واقع محلہ دار العلوم شرقی ربوہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ شمس النساء صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ قمر ضیاء صاحبہ (بیٹی)
3۔ محترمہ نعیمہ محمود صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرم شیخ تنویر احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم شیخ شکیل احمد صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم شیخ ظفر احمد صاحب (بیٹا)
7۔ مکرم شیخ نوید احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں پیش کریں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

## تصحیح

○ روزنامہ الفضل 21۔ مئی 1998ء ص 4 پر کیپٹن ڈگلس کے بارے میں شائع شدہ مضمون میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی جناب ڈگلس سے ملاقات کا ذکر ہے۔ یہ شیخ مبارک احمد صاحب محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب ناظر مال آمد کے بڑے بھائی ہیں اور لمبے عرصے سے لندن میں قیام پذیر ہیں۔ ان کے والد محترم کا نام غلط شائع ہوا ہے۔ درست نام خان صاحب فرزند علی خان صاحب ہے۔

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ سابق امام بیت الفضل لندن و سابق رئیس المربیان مشرقی افریقہ کا یہاں پر ذکر نہیں ہے۔

(ادارہ)

بقیہ صفحہ 5

میں نے تو انہیں قبول کر لیا ہے۔ آپ اگر امام مہدی کی نشانیاں دیکھنا چاہتے ہیں تو جا کر پرکھ لیں۔ اور فرمایا کہ حضرت صاحب لاہور آئے ہوئے ہیں جا کر دیکھ لو۔ چنانچہ آپ لاہور گئے اور حضرت بانی سلسلہ کو ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے دیکھا۔

آپ نے اس علامت کو آپ کے وجود میں پورا ہوتا پایا کہ امام مہدی کی زبان میں لکنت ہوگی اور تقریر کرتے ہوئے اپنا ہاتھ پہلوانوں کی طرح ران پر ماریں گے۔

(یہ علامت نواب صدیق حسن خان کی کتاب حج الکرامہ کے صفحہ 360 اور نور الحسن خان کی کتاب اقتراب الساعۃ کے صفحہ 346 پر دیکھی جا سکتی ہیں)۔

آپ کے ذریعے گوئی، ندیری، درہ شیر خان، بھبرا، چرناڑی اور کوٹلی وغیرہ میں جماعتیں قائم ہوئیں۔

تہ پانی کی جماعت کے پہلے احمدی ملک بہادر علی خان ولد ملک غریب خان لیکھرام کی موت کے نشان کو دیکھ کر احمدی ہوئے اور آسٹریلیا چلے گئے جہاں ان کی وفات ہوئی۔

مندرجہ بالا مقامات کے علاوہ آج موضع برموچ، آرام باڑی، ڈھنگروٹ، ہڈ گجراں دھندلی چکار، پریم کوٹ، مظفر آباد، باغ، پونچھ، کنڈور، میرا بھڑکا، میرپور، اگھار کالونی، سمانی، دتیال، نگیال، ہنجڑی، بھمبر اور سونا گلی وغیرہ میں جماعتیں قائم ہیں۔

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ 5: جون-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

| | |
|---|---|
| 6جون غروب آفتاب | 7-15 |
| 7جون طلوع آفتاب | 5-00 |

## عالمی خبریں

**مقبوضہ کشمیر** میں سری نگر اور دوسرے شہروں میں آل پارٹیز حریت کانفرنس کی اپیل پر مکمل ہڑتال رہی۔ بینک اور تعلیمی ادارے بھی بند رہے۔ مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے لاٹھی چارج اور شیلنگ کی۔

**جاپانی وزیر خارجہ** ابوچی نے عالمی برادری سے کہا ہے کہ اسے ایٹمی ہتھیاروں کی نئی دوڑ روکنے کے لئے فوری اقدام کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ ایٹمی دھماکوں سے صورت حال نازک ہو چکی ہے اس لئے ایٹمی اسلحہ کی تیاری روکنے اور عدم پھیلاؤ کے لئے عالمی فورم بنانا چاہئے۔

**بھارت کے وزیراعظم** اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ وہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کے ساتھ مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم پہلے بھی تجاویز دے چکے ہیں اگر پاکستان کشمیر کے معاملہ پر بات چیت کے لئے مصر ہے تو ہم اس پر بھی تیار ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ پاکستانی حکومت نئی پیش کش کا جلد جواب دے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی ہتھیاروں کا مسئلہ عالمی ہے۔ دنیا صرف پاکستان اور بھارت کو کیوں نشانہ بنا رہی ہے اور کیوں کہا جا رہا ہے کہ اس سے بھارت اور پاکستان میں تناؤ پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب فرانس کے بعد چین نے ایٹمی دھماکہ کیا تو کیا دونوں ملکوں میں تناؤ پیدا ہوا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عالمی طور پر پاکستان اور بھارت سے کہا جا رہا ہے کہ سی-ٹی-بی-ٹی پر غیر مشروط طور پر دستخط کر دیں لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے اور بھارت اس معاہدہ کو اصل حیثیت میں تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔

**امریکہ** نے چین کو تجارتی روابط بڑھانے کے حوالے سے پسندیدہ ترین ملک قرار دے دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ روابط سے ایشیا میں بڑے پیمانے پر تباہی کے پھیلاؤ کی روک تھام ہو گی۔

**جرمنی** میں 200 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ٹرین پٹڑی سے اتر گئی جس سے کم از کم 70 افراد ہلاک اور 200 زخمی ہو گئے ہیں۔ زخمیوں کو ہیلی کاپٹروں کے ذریعے ہسپتالوں میں پہنچایا گیا۔

**سیرالیون** میں چھاپہ ماروں کے شہریوں پر حملوں کی وجہ سے سیرالیون سے بڑی تعداد میں لوگ گنی اور نائیجیریا کے کیمپوں میں پناہ لے رہے ہیں مسلح باغیوں نے حکومت کے خلاف جدوجہد تیز کر دی ہے۔ زیادہ نقصان مشرقی سیرالیون میں ہوا ہے۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق ہزاروں افراد کی ہلاکت کا خدشہ ہے۔ 4 ماہ قبل نائیجیریا کی فوجیں ملک میں داخل ہوئی تھیں۔

**بنگلہ دیش** میں حکام نے حزب اختلاف کی رہنما خالدہ ضیاء پر بدعنوانیوں کی فرد جرم عائد کر دی ہے۔

**عرب لیگ** مسئلہ فلسطین پر سربراہی اجلاس بلانے پر متفق ہو گئی ہے۔

**امریکی وزیر خزانہ** نے کہا ہے کہ روس کی اقتصادی بدحالی کا اثر یورپ تک پھیل سکتا ہے۔

**لیبیا** کو اقوام متحدہ کی پابندیوں سے 24 ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ عرب لیگ کی کمیٹی برائے اقتصادی امور کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ لیبیا کو سب سے زیادہ نقصان تجارت کے شعبہ میں اٹھانا پڑا۔

**آسام** کے علاقے میں بارشوں کے باعث چٹانوں کے تودے گرنے سے 20۔ افراد زندہ دفن ہو گئے۔

**عالمی بینک** انڈونیشیا کی مالی امداد بحال کرنے پر رضامند ہو گیا ہے۔

**بھارت** میں گرمی سے مرنے والوں کی تعداد 1360 ہو گئی ہے۔

**انڈونیشیا** کے صدر حبیبی نے 1999ء تک ملک میں عام انتخابات کرانے کا اشارہ دے دیا ہے۔

## ملکی خبریں

**وزیراعظم** خود انحصاری پروگرام پر عمل درآمد کے سلسلے میں کسی بھی سرکاری ملازم کو اس کی ملازمت سے برطرف یا جبری ریٹائر نہیں کیا جائے گا۔ نہ ان کی تنخواہیں کم ہوں گی نہ ہی ان کے الاؤنس میں کمی کی جائے گی۔ سرکاری ملازمین کے بچوں کو صحت اور تعلیم کی سہولتیں بہتر بنائی جائیں گی۔

**پنجاب کابینہ** کے تمام اراکین۔ پارلیمانی سیکرٹریوں اور سٹینڈنگ کمیٹیوں کے چیئرمینوں نے اقتصادی پابندیوں کے پیش نظر اپنی تنخواہیں اور مراعات اور الاؤنسز وصول نہ کرنے کا اعلان کیا ہے وزراء اور افسر چھوٹے گھروں میں رہیں گے۔ ایک سے زیادہ گاڑیاں واپس کر دی جائیں گی۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور مراعات سے بچت کا اعلان جلد کیا جائے گا۔

**محترمہ بے نظیر بھٹو** نے کہا ہے کہ پاکستان سی ٹی بی ٹی پر مذاکرات میں پہل کرے۔ اس اقدام سے عالمی برادری کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اور بھارت پر دباؤ بڑھ جائے گا۔ پابندیاں آئندہ چھ ماہ بعد اثر انداز ہوں گی۔

**بینکوں کے قرضہ** پر سود کی وصولی کے اسلامی جواز کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔

**راولپنڈی** میں اقوام متحدہ کے دفتر کے سامنے کشمیری رہنماؤں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔

**فیصل آباد** کے قریب سمہ سٹہ ایکسپریس کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ وہ خواتین کے زیورات نوچنے اور لاکھوں روپے لینے کے بعد فرار ہو گئے۔

**پاکستانی عوامی اتحاد** کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری نے کہا ہے کہ مذہبی جماعتیں سیاسی و عوامی مسائل حل نہیں کر سکتیں۔ مذہبی جماعتوں نے قول و فعل کے تضاد سے اپنا کردار خراب کر لیا ہے۔ دینی مدارس میں مناسب تعلیم نہیں دی جا رہی۔ حکومت خود چاہتی ہے کہ یہ لوگ فرقہ واریت پھیلائیں۔

**موٹروے** پر چکوال اور سہالہ کے نزدیک ٹریفک کے حادثہ میں 16۔ افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔

**سابق گورنر سندھ** اور "ہمدرد" کے سربراہ حکیم محمد سعید نے کہا ہے کہ ہم پر زیادہ پابندیاں لگنی چاہئیں تاکہ ہم مشکل حالات کا مقابلہ کر کے بحیثیت قوم خود کو عالمی سطح پر منوا سکیں۔

**کراچی** میں ڈاکوؤں نے الائیڈ بینک سے 27 لاکھ روپے اور اسلحہ لوٹ لیا ہے۔

**فیصل آباد** میں منی چینجر خاتون کو زخمی کر کے 32 لاکھ روپے لوٹ لئے گئے ہیں۔

**امیر جماعت اسلامی** قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نواز شریف نفاذ اسلام کا اعلان کر دیں تو بھرپور ساتھ دیں گے۔

**نیوکلیئر سائنسدان** این ایم بٹ نے ایک ٹی وی مذاکرے میں کہا ہے کہ پاکستان میں نیوکلیئر سائنس کے بانی پروفیسر رفیع محمد چوہدری ہیں جنہوں نے 1950ء کی دہائی میں یہاں اس علم کی بنیاد ڈالی۔

**امریکہ** کے سفیر متیم پاکستان نے کہا ہے کہ پاک امریکہ تعلقات میں مشکل وقت آنے والا ہے۔ پاکستان نے بھارتی دھماکہ کے بعد محض 17 دن میں امریکہ سے تعلقات میں بہتری کے مواقع گنوا دیئے ہیں۔ دھماکوں کے بعد پاکستان مزید غیر محفوظ ہو گیا ہے۔ تاہم اس کی دفاعی صلاحیت قابل اعتماد ہے۔


ربوہ آئی کلینک
RABWAH EYE CLINIC
فون نمبر 211707
ماہر امراض چشم ڈاکٹر خالد تسلیم احمد ایم بی بی ایس۔ ایف آر سی ایس (ایڈنبرا) نے ربوہ میں پریکٹس شروع کر دی ہے کلینک جدید آلات سے آراستہ ہے۔
اوقات کار صبح 9 تا ایک بجے دوپہر
شام 5 تا 8 بجے شام
کوٹھی دار السلام دار الصدر جنوبی ربوہ۔

PIM's STUDIO
معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
زدجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
آفس: 212764
گھر: 211379
ربوہ


پتہ بیرون